Al-Qawārīr - Vol: 02, Issue: 01,
Oct – Dec 2020

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

رسمِ جہیز کے پاکستانی معاشرے پر اثرات: سیرت طیبہ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Impact of Custom of Dowry on the Society of Pakistan: An Analytical Study in Seerat Perspective

Dr. Sadia Gulzar*
Assistant Professor: Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Version of Record
Received: 16-Jul-20 **Accepted**: 20-Oct-20
Online/Print: 19-Dec-2020

ABSTRACT
Dowry is a prevailing serious social issue of Pakistan. Custom of dowry is originated from Indian society and has been adopted by the Muslims of Pakistan. This issue has also effected the marriage ratio in Pakistan as most of women remain unmarried due to this curse. It is increasing the misery of people, as poverty rate is counted 31.3% in Pakistan. To accomplish the demand of dowry, family of the bride becomes indebted. If the bride does not bring the demanded dowry, she suffers domestic violence and, at times, even divorce. This issue not only enhances extravagance and show-off but also develops inferiority complex among the women. It is estimated, in Pakistan 95% families of brides grant dowry, 2000 die in dowry-related cases annually. In Islamic context of dowry, marriage of Hazrat Fatima (RA) has been exemplified by scholars. Holy Prophet (SAW) advised Hazrat (Ali) to sell the saddle (mehr of Hazrat Fatima (RA)) and to purchase a few requisites). In fact Islam does not put any financial burden on the bride or her family. The purpose of this research paper is to highlight the social issue of dowry in Pakistan, its impact on society and analyses it in the light of Seerat-un-Nabi (SAW). The research paper follows content analyze.

Key words*: Pakistan, Women, Marriage, Dowry, Seerat-un-Nabi (SAW)*

CC BY

جہیز بطور معاشرتی رسم پاکستان میں ہندو معاشرے سے آئی ہے۔ عصر حاضر میں اس معاشرتی رسم کی وجہ سے خواتین اور ان کے اہل خانہ کو متعدد معاشی و معاشرتی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ایک صاحب حیثیت شخص کے لیے بیٹی یا بہن کو جہیز دینا دشوار نہیں ہے۔ بہر حال متوسط طبقہ پر یہ ایک معاشرتی بوجھ بن چکا ہے۔ معاشرہ کے غریب افراد جن کو دو وقت کی روٹی نصیب نہیں ہوتی۔ محض جہیز کی وجہ سے ان کی بچیاں ماں باپ کے گھروں میں بیٹھی رہ جاتی ہیں۔احساس کمتری اور دیگر معاشرتی مسائل کا شکار ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کے جہیز کی رقم جمع کرنے کے لیے غیر اخلاقی ذرائع معاش کو اختیار کرتی ہیں۔ جس سے مزید معاشرتی خرابیوں جنم لیتی ہیں۔

ذیل میں جہیز کا معنی و مفہوم، جہیز کے محرکات، پاکستانی معاشرے پر اس کے اثرات اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں حل پیش کیا گیا ہے۔

لفظ جہیز کے لغوی مفہوم کے بارے میں امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

الجهاز ما يعد من متاع وغيره والتجهيز حمل ذلک او بعثه۔ [1]

جہاز اس سامان کو کہا جاتا ہے جو کسی کے لیے تیار کیا جاتا ہے اور جہیز کا معنی اس سامان کو اُٹھانا یا بھیجنا ہے۔

سید سابق لکھتے ہیں:

الجهاز هو الاثاث الذى تعده الزوجة و هى واهلها ليكون معها فى البيت اذدخل بها الزوج۔ [2]

جہیز وہ سامان ہے جس کو عورت خود اور اس کے ورثا تیار کرتے ہیں۔ کہ جب وہ بیاہ کر خاوند کے گھر جائے تو یہ سامان لے کر جائے۔

جہیز کی رسم ہندو معاشرے سے پاکستانی معاشرے میں اپنائی گئی۔اس کے بارے میں نصیر احمد ناصر لکھتے ہیں: یہ سود خور ہندو قارونوں یا مہاجنوں کی عقل عیار کی ایجاد ہے----برصغیر کے مسلمانوں کو یہ انسانیت سوز قارونی رسم بھی متعدد دیگر سرطانی رسوم کی طرح ہندو معاشرے سے ورثے میں ملی ہے۔ [3]

پاکستان میں جہیز کے لین دین میں امیر اور غریب کی نسبت متوسط طبقہ نمایاں ہے۔ شازیہ گلزار کے سروے تحقیق کے مطابق جہیز کے لین دین میں نچلا طبقہ 16.7٪، متوسط طبقہ 57.8٪ اور امیر طبقہ 5.25٪ مبتلا ہے۔ [4*]

جہیز کے دو بڑے محرکات مال و دولت کی لالچ اور فخر و نمود نمائش ہیں جو درجہ ذیل میں مختصراً بیان کیے گئے ہیں۔

1۔مال و دولت کی لالچ

لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کے مطالبے کی اہم وجہ انسان میں مال و دولت کی محبت اور حرص و لالچ کا ہونا ہے۔لڑکے کے خاندان والے ایسی لڑکی کی تلاش میں رہتے ہیں جو جہیز کے سامان سے ان کے گھر کو بھر دے۔ ناجائز ذرائع سے مال و دولت اکٹھا کرنے والے افراد میں مال و دولت کی حرص بڑھتی ہی رہتی ہے۔ جہیز میں ساز و سامان کی ڈیمانڈ بھی بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں۔

جہیز میں ملنے والے مال ودولت اور گھریلو سامان سے رغبت کی وجہ قناعت کا فقدان اور فکر آخرت سے لاپرواہی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قانع زندگی بسر فرمائی اور قناعت کی ترغیب فرمائی ۔ ارشاد نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے :

ليس الغنى عن كثرة العرض ، ولكن الغنى غنى النفس [5]

امیری سامان بہت ہونے سے نہیں، بلکہ امیری دل کا غنی ہونا ہے۔

قد افلح من اسلم ، ورزق كفافاً، و قنعة الله بما آتاه [6]

البتہ اس شخص نے فلاح پائی جو اسلام لایا اور موافق ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو دیا ہو اس پر قناعت دی۔

اگر ایک مسلمان اپنی آخرت کی زندگی کو یاد رکھے اور قناعت پر مبنی زندگی بسر کرے تو جہیز کی صورت میں ملنے والے مال واسباب کی حرص ولالچ کا سدباب ممکن ہے۔

2۔ فخر ونمود ونمائش

لڑکے والے زیادہ جہیز والی لڑکی کو بیاہ کر لانے کے لیے اس لیے ترجیح دیتے ہیں تاکہ عزیز واقارب کو جہیز کی اشیاء گن گن کر فخر سے بتا سکیں اور دکھا سکیں۔ زیادہ جہیز لانے والی دُلہن خاندان میں عزت و مرتبے کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ محمد سعد اللہ جہیز کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ہمارے ہاں رئیسوں، نوابوں، جاگیرداروں، سود خوروں اور رشوت ستانوں نے اپنے بے محنت اور ناجائز ذرائع سے کمائی ہوئی دولت کی نمائش اپنی بیٹیوں کی شادیوں پر جہیز کی شکل میں اس طریقے سے کی ان کی دیکھا دیکھی متوسط الحال طبقے کے لوگ بھی ان کے نقش قدم پر چل نکلے اور اب مشرق وسطی سے آنے والی دولت نے اس نشہ کو دوآتشہ کر دیا۔ جہیز کی شکل میں اپنی دولت کی نمائش اور اظہار برتری کی دوڑ لگ گئی ہے ہر شخص دوسرے سے بازی لے جانے کی فکر میں ہے۔" [7]

ڈاکٹر اسرار احمد اس ضمن میں بیان کرتے ہیں:

"نو دولتی طبقہ کے لیے تو اپنی دولت کا اظہار کا موقع ہے، جب کہ غریبوں، خاص طور پر لوئر مڈل کلاس کے سفید پوش آدمی کے لیے یہ بہت بڑا بوجھ بن گیا ہے۔ صاحب حیثیت افراد نے جتنے خانے کھول دیئے ہیں، وہ تمام اسے بھی پر کرنے پڑ رہے ہیں۔ وہ سوچتا ہے میری بچی کیا کہے گی کہ قریب میں شادی ہوئی تھی، میرا باپ کیا دو جھالر لا کر نہیں لٹکا سکتا! جو کچھ ہو رہا ہے، کسی نہ کسی درجے میں اسے خانہ پری کرنی پڑتی ہے اور یوں جو بوجھ ان پر پڑتا ہے اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔" [8]

سید مودودیؒ لکھتے ہیں :

"فخر اور ریا اور نمائش کے خرچ عیاشی اور فسق و فجور کے خرچ، اور تمام ایسے خرچ جو انسان کی حقیقی ضروریات اور مفید کاموں میں صرف ہونے کے بجائے دولت کو غلط راستوں میں بہادیں، دراصل خدا کی نعمت کا کفران ہیں۔"[9]

جہیز کی صورت میں روپیہ پیسے کا بے دریغ اسراف اور لوگوں کے سامنے اپنی شان و شوکت کی نمائش، درحقیقت تکبر کی ایک نشانی ہے۔ افراد معاشرہ پر اپنی برتری قائم کرنا، دوسروں کو کمتر اور حقیر سمجھتے ہوئے نمود و نمائش کا مظاہرہ کرنا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ اللہ رب العزت نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر، ولا يدخل النار يعني من كان في قلبه مثقال ذرة من إيمان[10]

جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا اُسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ اور وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔

لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسال عن عمره فيما افناه، وعن علمه فيم فعل، وعن ماله من اين اكتسبه وفيم انفقه، وعن جسمه فيم ابلاه[11].

قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔

نمود و نمائش اور جہیز کو شان سے دکھانا ایسا تکبر ہے جس سے جہیز کی استطاعت نہ رکھنے والوں کو تکلیف و اذیت پہنچتی ہے۔ ان میں احساس محرومی پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے اسلام میں فخر و نمود و نمائش کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔

جہیز کی رسم متعدد معاشرتی خرابیوں کا باعث بنتی ہے جن کو درجہ ذیل میں زیر بحث لایا گیا ہے۔

1۔ اسراف و تبذیر

عصر حاضر میں افراد معاشرہ شادی بیاہ کے موقعہ پر جہیز اور دیگر رسم و رواج کی وجہ سے اسراف و تبذیر میں پڑ چکے ہیں۔ جہیز میں لڑکی کو مہنگا ترین فرنیچر، قیمتی برتن، الیکٹرونکس کا سامان، رنگ برنگے مہنگے ملبوسات کا ڈھیر، کار اور یہاں تک کہ گھر بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ لڑکی والوں کی طرف سے دولہا کی ماں اور بہنوں کو سونے کے زیورات، ملبوسات اور دیگر قریبی رشتہ داروں کو بڑی تعداد میں تحائف اور ملبوسات دیئے جاتے ہیں۔

رفیع اللہ شہاب شادی بیاہ پر جہیز اور دیگر رسومات پر اسراف کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ:

"ہمارے معاشرے میں سب سے زیادہ فضول خرچی شادی بیاہ کے موقعوں پر کی جاتی ہے۔ اس موقع پر لوگ رسم و رواج کی وجہ سے اندھے ہو جاتے ہیں، وہ اپنی حیثیت کو بھی بھول جاتے ہیں۔ ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ شادی

کے موقع پر زیورات اور کپڑے مہیا کرنے اور باراتیوں کو کھانا کھلانے میں خاندان کے کسی آدمی سے پیچھے نہ رہ جائے

وگرنہ ناک کٹ جائے گی۔"[12]

جہیز دینے کے لیے زیادہ تر متوسط اور غریب طبقہ اپنے کم مالی وسائل کی وجہ سے قرض بھی لیتا ہے۔ عمر بھر قرض اور معاشی چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ بعض اوقات قرض سود پر لیا جاتا ہے۔ غریب شخص جس کے لیے اصل قرض کی ادائیگی دشوار ہوتی ہے۔ سود کا قرض ادا کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ غرض یہ سودی قرض نسل در نسل منتقل ہوتا رہتا ہے۔

وھبۃ الزحیلیؒ لکھتے ہیں: اپنی طاقت سے بڑھ کر اسراف انسان کو ملامت، شرمندگی اور تنگدستی میں ڈال دیتا ہے۔[13]

اسراف و تبذیر کا مقصد نمود و نمائش بھی ہے۔ اسراف و تبذیر کی اسلام میں ممانعت کی گئی ہے۔

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔[14]

کھاؤ پیو اور حد سے نہ مت نکلو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا[15]

بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

کلو ا واشربوا و البسوا و تصدقوا ، فی غیر اسراف ولا مخیلة[16]

کھاؤ پیو، پہنو اور صدقہ کرو، نہ ہی اس میں اسراف ہو اور نہ ہی تکبر۔

2۔ جسمانی تشدد

لڑکے والے جہیز کے لیے لڑکی کے گھر والوں کے سامنے بھاری مطالبات پیش کرتے ہیں۔ اگر معاشی حیثیت میں مدمقابل کا خاندان ہو تو ان کے لیے لڑکے والوں کی فرمائشیں پوری کرنا آسان ہوتا ہے۔ جب کہ متوسط طبقے اور غریب کہ مصائب اور احساس کمتری میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ان طبقوں کی لڑکی کسی امیر گھر کی بغیر جہیز یا برائے نام جہیز کے ساتھ بہو بن بھی جائے تو اس کی زندگی طعنوں کے ساتھ اجیرن کر دی جاتی ہے۔ یہاں تک کے جسمانی تشدد بھی کیا جاتا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان کے تمام علاقوں میں **95%** شادی بیاہ پر دُلہن کے گھر والوں کی طرف سے دُولہا کو جہیز دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہر سال جہیز سے متعلقہ دو ہزار اموات ہوتی ہیں۔ جہیز سے متعلقہ تشدد میں سالانہ **100,000** میں سے **2.45%** اضافہ ہو رہا ہے۔[17]*

ڈان اخبار کی خبر کے مطابق تحصیل ڈسکہ کے ایک گاؤں میں 26 سالہ انیبہ شہزادی جو کہ ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ لڑکی کے والد کے مطابق اس کے خاوند اسد اللہ اور سسرال والے مطلوبہ جہیز نہ ملنے پر جھگڑتے اور جسمانی تشدد کرتے۔ بالآخر انیبہ کو زہر دے دیا گیا۔ ہمسائیوں نے ڈسکہ کے سول ہسپتال داخل کروا دیا جہاں پر وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔[18] اسی طرح کراچی میں نادیہ نامی لڑکی کو اس خاوند کاشف جہیز نہ لانے پر اذیت دیتا رہا اور بالاخر اس کو زہر دے دیا گیا۔[19]

اسلام میں خواتین پر جسمانی تشدد کی سختی سے ممانعت ہے۔ عورت کو بے حیائی کے ارتکاب پر مارنے کی اجازت دی گئی ہے۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے:

فاتقوا الله في النساء، فإنكم اخذتموهن بامان الله، واستحللتم فروجهن بكلمة الله، ولكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه، فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح،ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف۔[20]

تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی ستر کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے۔ تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے! اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو۔

مندرجہ بالا حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ عورتوں پر جہیز کی صورت میں تشدد کی بجائے مرد کے ذمہ بیوی کو اپنی حیثیت کے مطابق ضروریات زندگی فراہم کرنا ہے۔

3۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شرح میں اضافہ

معاشرہ کا غریب طبقہ جہیز دینے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ پاکستان میں آبادی کا ایک تہائی حصّہ غربت کا شکار ہے۔* معاشرے کے جن افراد کے لیے دو وقت کی روٹی کا حصول دشوار ہو۔ وہ بیٹی کو جہیز دے کر کیسے رخصت کر سکتے ہیں۔ جہیز نہ ہونے کی وجہ سے غریب اور متوسط طبقہ کی بچیاں والدین کے گھروں میں بیٹھے رہ جاتی ہیں۔

4۔ خواتین کے ذہنی اور نفسیاتی مسائل

جہیز کی وجہ سے دو قسم کی خواتین ذہنی اور نفسیاتی مسائل کا شکار ہوتی ہیں۔ ایک وہ خواتین، جہیز نہ ہونے کی وجہ سے ان کی شادی نہیں ہو پاتی۔ جب کہ دوسری طرف وہ شادی دہ خواتین جو کہ کم جہیز یا سسرال کی ڈیمانڈ کے مطابق جہیز نہیں لے کر جا سکتیں۔ ان کو خاوند اور سسرال والوں کے طعنے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ بعض اوقات خواتین کو طلاق بھی دی دی جاتی ہے۔ ایسی خواتین ذہنی اور نفسیاتی مسائل کو شکار ہو جاتی ہیں۔

جہیز ایک ایسی معاشرتی رسم کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کے بغیر شادی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بچی کی پیدائش کے ساتھ ہی والدین بچتیں کرکے بچی کے لیے جہیز تیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض والدین بچی کی شادی کے لیے لائف انشورنس بھی کرواتے ہیں۔ اگر کسی شخص کی ایک سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو ایک کی شادی کے بعد دوسری بیٹی کی شادی کے لیے جہیز کی فکر ستانے لگ جاتی ہے۔

اسلام میں شادی بیاہ کے موقع پر رسم ورواج اور جہیز کا تصور نہیں دیا گیا۔ کیونکہ دین اسلام سادگی کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ احادیث جن میں دُلہن کو چند اشیاء دینے کا بیان آتا ہے وہ درجہ ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

جنگ خیبر میں واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرکے اُن سے نکاح فرمایا۔

جهزتها له أم سليم، فاهدتها إليه من الليل[21]

اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے اُنھیں آراستہ و پیراستہ کرکے رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچادیا۔

وان رسول الله صلى الله عليه و سلم تزوج أم حبيبة وإنها بأرض الحبشة زوجها إياه النجاشي ومهرها أربعة آلاف ثم جهزها من عنده وبعث بها إلى رسول الله صلى الله عليه و سلم مع شرحبيل بن حسنة وجهازها كله من عند النجاشي[22]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُم حبیبہ کے ساتھ نکاح فرمایا، وہ حبشہ کی سرزمین میں تھیں۔اُن کا نکاح نجاشی نہیں کروایا۔ نجاشی نے اُن کا مہر چار ہزار درہم ادا کیا۔ (نجاشی نے) اُنھیں (اُم حبیبہ) اپنے پاس سے تیار کیا اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ بھیج دیا۔اور اُن کی ساری تیاری نجاشی کی طرف سے تھی۔

حافظ صلاح الدینؒ یوسف کا موٴقف ہے کہ مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں تجہیز دلہن سازی، یعنی دلہن کو عروسی لباس اور آرائش و زیبائش سے آراستہ کرنے کے معنی میں ہے۔ یہ اثاث البیت (گھریلو سامان) دینے کے معنی میں نہیں ہے۔جس کو عصر حاضر میں جہیز کا نام دیا گیا ہے۔[23]

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو چند چیزیں حضرت علیؓ کی رقم سے خرید کر دیں۔

جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة فى خميل وقربة ووسادة حشوها ادخر۔[24]

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حضرت فاطمہؓ کو ایک سفید اونی چادر، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں ادخر گھاس بھری ہوئی تھی، بطور جہیز دیا۔

بعض روایات سے ثابت ہے کہ حضرت علیؓ کی زرہ کی قیمت سے چند اشیاء خریدی گئیں۔جو حضرت علیؓ کی طرف سے بطور مہر معجّل دی گئی تھی۔

لما تزوج علیؓ فاطمة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم (اعطها شياً) قال:ما عندى شى ، قال : (اين درعک الخطمية)[25]

جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے شادی کا ارادہ فرمایا تو نبیؐ نے فرمایا: کوئی چیز دو (مہر) فرمایا میرے پاس کچھ نہیں نبیؐ نے فرمایا حطمی زرہ کہاں ہے۔

چند اشیاء حضرت علیؓ کی زرہ کی رقم سے خریدی گئیں جو اُنھوں نے حضرت عثمانؓ کو فروخت کی تھی۔[26]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دیگر دامادوں سیدنا ابو العاصؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ نکاح کرتے وقت اپنی بیٹیوں کو جہیز نہیں دیا تھا۔

اسلام میں شادی بیاہ کے موقعہ پر دُلہن اور اس کے گھر والوں پر کوئی معاشی بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ دُلہا کے ذمہ ولیمہ کی دعوت ہے۔ لیکن اس موقع پر بھی دُلہا پر اس کی استطاعت کے مطابق دعوت ولیمہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی دلیل اسوۃ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی

ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج کا ولیمہ دو مد جو کے ساتھ کیا۔[27] اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی دعوت ولیمہ کھجور، گھی اور پنیر سے فرمائی۔[28] جبکہ حضرت زینب بنی جحش کے ولیمہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری ذبح فرمائی۔[29]

حافظ یوسف صلاح الدینؒ کا مؤقف ہے کہ والدین صاحب استطاعت ہوں اور وہ بچی کو تحفہ دینا چاہتے ہوں تو داماد کی مالی پوزیشن کے مطابق اس کو ایسا تحفہ دیں جس سے اس کا مستقبل بہتر ہوسکے۔ مثلاً، اس کے پاس سرمایے کی کمی ہے جس کی وجہ سے وہ کاروباری مشکلات کا شکار ہے، اس کو نقد رقم کی صورت میں ہدیہ دے دیا جائے تاکہ وہ اپنا کاروبار بہتر کرسکے، یا اُس کو پلاٹ لے دیا جائے تاکہ وہ آہستہ آہستہ اپنا مکان بناسکے۔۔۔۔۔۔ نیز تعاون کی ایسی صورت ہے جس میں رسم، نمود و نمائش، بلاضرورت زیر بار ہونے کی کارفرمائی نہیں بلکہ خیر خواہی اور تعاون کا صحیح جذبہ ہے جو عنداللہ نہایت پسندیدہ ہے۔ یہ جہیز نہیں بلکہ صلہ رحمی، تعاون اور خیر خواہی ہے۔[30]

خلاصہ بحث

دُلہا اور اس کے گھر والوں کی طرف سے جہیز کے مطالبے کی دو اہم محرکات، افراد معاشرہ کا حرص ولالچ اور فخر و نمود و نمائش میں مبتلا ہونا ہے۔ جہیز کی وجہ سے خواتین کو جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ان کو خاوند اور سسرال والوں کے طعنے بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ یہاں تک زہر بھی دے دیا جاتا ہے۔ جہیز نہ ہونے کی وجہ سے غریب اور متوسط طبقہ کی خواتین کی شادی بھی نہیں ہو پاتی۔ جس کی وجہ سے ذہنی اور نفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جہیز کو مباح اور جائز قرار دینے والے حضرت فاطمہؓ کو شادی کے موقع پر دی جانے والی چند اشیاء کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو چند اشیاء حضرت علیؓ کی زرہ کو فروخت کرکے فراہم فرمائیں۔ اسلام نے دُلہن اور اس کے اہل خانہ پر کسی قسم کا معاشی بوجھ نہیں ڈالا۔ جہیز کا تصور اسلام میں نہیں ہے۔ سیرۃ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروّجہ جہیز کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اسلام میں نکاح سنت ہے۔ غیر ضروری رسم ورواج اور بالخصوص جہیز کی وجہ سے اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔

آنے والی سطور میں رسم جہیز کے خاتمے کے حوالے سے چند تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

- پاکستان میں رسمِ جہیز کے خاتمے کے لیے حکومت کو مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔
- لڑکی کے خاندان کی بجائے لڑکے کے خاندان والوں کو جہیز نہ لینے میں پہل کرنی چاہیے۔
- اسلام عورت کو وراثت کا حق دیتا ہے۔ اگر والدین اپنی بیٹی کی معاشی مدد کرنا چاہتے ہیں تو بیٹی کو جہیز کی بجائے وراثت میں سے حصہ دینا ضروری ہے۔ ایک صاحب حیثیت فرد کے لیے ایسا کرنا ممکن ہے۔ مگر غریب شخص جس کے لیے گزار بسر مشکل ہے۔ اسلام نے اس کے کندھوں پر جہیز اور وراثت کا کوئی معاشی بوجھ نہیں ڈالا۔
- اگر لڑکی کے والدین صاحب حیثیت ہیں تو لڑکے کی مالی حیثیت کے مطابق ایسے تحائف دیے جاسکتے ہیں جن سے نئے جوڑے کی مالی مدد ہوسکے اور ان کی کوئی معاشی حاجت پوری ہوسکے۔

حواشی، حوالہ جات

[1] ۔اصفہانی، راغب، المفردات فی غریب القرآن، بیروت (لبنان)، دالفکر، ج1، ص132

[2] السید سابق، فقہ السنۃ، بیروت: دار الکتاب العربی، 1985ء، ج2: ص167

[3] نصیر احمد ناصر، حسن انقلاب، لاہور: فیروز سن، ص 227

*اس تحقیق کا نمونہ 102 جواب دہندگان پر مشتمل تھا جس میں 49 مرد اور 53 خواتین شامل تھیں۔اعداد و شمار جمع کرنے کے لئے simple random sampling کی تکنیک کا انتخاب کیا گیا۔ لاہور شہر کے مختلف علاقوں سے ڈیٹا اکٹھا کیا گیا ہے۔ جواب دہندگان میں مرد اور عورت اور شادی شدہ اور کنوارہ دونوں شامل کیے گئے۔ جو کہ مختلف پیشوں، تعلیم کی مختلف سطحوں، عمر کے مختلف حصّوں اور آمدنی کے مختلف درجوں سے تعلق رکھتے تھے۔

[4] *Shazia Gulzar ،Muhammad Nauman & Farzan Yahya, Dowry System in Pakistan, Asian Economic and Financial Review, Issue 2, No. 7, p.790*

[5] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل القناعۃ والحث علیھا، الریاض: دار السلام، ط۔الثانیۃ، 2000ء، حدیث نمبر: 6420

[6] ایضاً، باب فی الکفاف والقناعۃ، حدیث نمبر: 2426

[7] محمد سعد اللہ، جہیز کی شرعی حیثیت، سہ ماہی منہاج، لاہور، ج: 2، ش: 3، جولائی 1986، ص186

[8] اسرار احمد، ڈاکٹر، شادی بیاہ کی تقریبات میں سنت کے مطابق اصلاح، ماہنامہ میثاق، لاہور، ج: 54، ش: 4، اپریل 2005ء، ص18

[9] سید مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ط۔ چالیسویں، 2005ء، ج2: ص 611

[10] الترمذی، السنن، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب جاء ما فی الکبرء، الریاض: دار السلام، ط۔الاولی، 1999ء، حدیث نمبر: 1999

[11] ایضاً، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع والرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب القیامۃ، حدیث نمبر: 2417

[12] رفیع اللہ شہاب، اسلامی معاشرہ، لاہور: سنگ میل پبلیکشنز، 1988ء، ط۔ اوّل، ص212-211

[13] وھبۃ الزحیلی، التفسیر الوسیط، بیروت (لبنان): دار الفکر المعاصر، ط۔الاؤلی، 2001ء، ج2، ص1343

[14] سورۃ الاعراف 31:7

[15] سورۃ بنی اسرائیل 27:17

[16] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب قول اللہ تعالی: قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ، (الاعراف: 32)، الریاض: دار السلام، ط۔الثانیۃ، 1999ء

[17] *Fatima Dabeer, Dowry: A Corroding System of the Society, Daily Times, 10 July 2018,* https://dailytimes.com.pk/265527/dowry-a-corroding-system-of-the-society/

* بھارت میں 2016ء میں ،جہیز سے متعلقہ 110,378 اموات رپورٹ کی گئیں۔جن میں سے 11,841 کسز کی تحقیقات کی جارہی ہے۔فرد جرم عائد کرنے کی سزا کی شرح 34.7% رہی۔

Dowry-Related Violence Kills Over 20 Women Daily, 12 March 2018,)https://feminisminindia.com/2018/03/12/dowry-related-violence-kills-20-daily/

[18] Dawn, 25 September 2015

[19] *Girl Poisoned To Death Over Dowry In Karachi, 92 News, 30 August 2018,* https://92newshd.tv/girl-poisoned-to-death-over-dowry-in-karachi/#.XzGe3IgzbIU

[20] مسلم،الجامع الصحیح،کتاب الحج،باب حجۃ النبي،حدیث نمبر2950

* ڈاکٹر حفیظ پاشا کا مؤقف ہے کہ جون 2018ء میں پاکستان میں غربت کی شرح 31.3 % رہی جب کہ جون 2020ء تک 40% تک متوقع ہے۔

(In Pakistan, Millions More to Fall Below Poverty Line, The Express Tribune, 11 December 2019, https://tribune.com.pk/story/2115274/millions-fall-poverty-line)

[21] نسائی،السنن،کتاب النکاح،باب البناء فی السفر،الریاض:دارالسلام،ط۔الاولی،1999ء ، حدیث نمبر3382

[22] مسند احمد بن حنبل،القاھرہ:مؤسسۃ قرطبۃ،ج6،ص427،حدیث نمبر:27448

[23] حافظ صلاح الدین یوسف، مروجہ جہیز کی شرعی حیثیت، ماہنامہ محدث، اپریل2013ء،

https://forum.mohaddis.com/threads

[24] النسائی،السنن،کتاب النکاح،باب جھاز الرجل ابنتہ، حدیث نمبر3386؛ابن ماجہ،السنن،کتاب الزھد،باب ضجاع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم،الریاض:دارالسلام،ط۔الاولی،1999ء،حدیث نمبر4152

[25] ابوداؤد،السنن،کتاب،باب فی الرجل یدخل بامراتہ قبل ان ینقدھاشیا،الریاض:دارالسلام،ط۔الاولی،1999ء ، حدیث نمبر2126

[26] محمد بن اسحاق،سیرۃ ابن اسحاق،بیروت:دارالفکر،1978،ص246

[27] البخاری،الجامع الصحیح،کتاب النکاح،باب من اولم باقل من شاۃ،حدیث نمبر5172

[28] ایضاً،باب البناء فی السفر،حدیث نمبر5159؛النسائی،السنن،کتاب النکاح،باب البناء فی السفر،حدیث نمبر:3384

[29] المسلم،الجامع الصحیح،کتاب النکاح،باب زواج زینب بنت جحش،واثبات ولیمہ،حدیث نمبر:3503؛3504؛ابن ماجہ،السنن،کتاب النکاح،باب الولیمۃ،حدیث نمبر1908

[30] حافظ صلاح الدین یوسف، مروجہ جہیز کی شرعی حیثیت، ماہنامہ محدث، اپریل2013